

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا لازم ہے

صَدَقَہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری

www.saylaniwelfare.com

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے
انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا لازم ہے
(مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۳۰۰۰)

صَدَقَہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام "صدقہ" منظرِ عام پر آچکی ہے۔

صاحب کتاب نے صدقہ کے موضوع کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے اَحسن اور آسان انداز میں بیان کیا ہے۔

اور اس موضوع کو سمجھنے کے لئے بطورِ تمہید جو مقدمہ تحریر فرمایا ہے وہ قابل صد تحسین اور مضطرب قلوب کی تسکین کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ خرچ کی بھی تین اقسام ہیں اور مال کی بھی تین اقسام ہیں جن کا پڑھنا اور سمجھنا اشد ضروری ہے جسکا تفصیلی بیان مقدمہ میں موجود ہے۔

یاد رکھیں! صدقہ بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے صرف مال خرچ کرنا، کھلانا پلانا ہی صدقہ نہیں بلکہ اپنے بھائی کے لئے مسکرانا، اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، عدل کرنا، راستہ سے تکلیف دہ شئے کو ہٹانا، سواری پر بٹھالینا اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے۔ مزید صدقہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے مکمل کتاب کا مطالعہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

العارض: محمد لبشیر فاروق قادری

۲۰ رجب المرجب
۱۴۳۳ھ

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دوجہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

کتاب ---------- صدقہ

بفیضانِ نظر ---------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ---------- مفتی محمد راشد القادری سلمہ البارئ

کمپوزنگ ---------- سید سمیر حسین

ناشر ---------- آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

مقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی نظرِ عنایت کے طفیل یہ رسالہ بنام "صدقہ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ہر کتاب ورسالے کی طرح اس رسالے کا موضوع بھی حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ ہے۔ اور یہ درحقیقت حضرت کا فیضانِ نظر ہے کہ مجھے اس کام پر مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں حاسدین کے حسد اور شریروں کے شُرور سے محفوظ فرمائے۔

اصل موضوع کو سمجھنے سے پہلے بطور مقدمہ کچھ باتوں کا جاننا بہت مفید ہے۔

دینی فائدے تین قسموں میں منحصر ہیں

پہلی قسم

(۱) اپنے آپ پر خرچ کرے یوں کہ عبادت پر خرچ کرے یا عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لئے خرچ کرے، عبادت پر خرچ کرنے کی مثال حج اور جہاد پر مال خرچ کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں کام مال کے بغیر نہیں ہوتے اور یہ دونوں کام تمام عبادتوں کی اصل ہیں۔

(۲) عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنے کی مثال کھانے، لباس، رہائش، نکاح اور دیگر ضروریاتِ زندگی پر مال خرچ کرنا ہے کیونکہ جب تک

حاجات حاصل نہ ہوں تو دل ان کی تدبیر میں مصروف ہوتا ہے اور دین کے لئے فارغ نہیں ہوتا اور جس چیز کے بغیر آدمی عبادت تک نہ پہنچ سکے اس کی تکمیل بھی عبادت ہوتی ہے۔

لہٰذا دین پر مدد حاصل کرنے کے لئے دنیا سے حسب ضرورت لینا دینی فوائد میں سے ہے لیکن ضرورت سے زیادہ لینا اور عیاشی اس میں داخل نہیں ہے کیونکہ وہ محض دنیوی حصہ ہے۔

دوسری قسم

وہ مال جسے لوگوں پر صرف کرے اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) صدقہ کرنا (۲) مُرُوَّت کے طور پر دینا (۳) عزت کی حفاظت کے لئے دینا اور (۴) خدمت لینے کی اجرت دینا۔

(۱) صدقہ کا ثواب پوشیدہ نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے ان شاء اللہ اس کے فضائل آگے ذکر کئے جائیں گے۔

(۲) مُرُوَّت سے مراد یہ ہے کہ مالدار اور معزز لوگوں کی مہمان نوازی پر مال خرچ کیا جائے یا تحفہ دیا جائے یا مدد کی جائے اس کو صدقہ نہیں کہتے بلکہ صدقہ وہ ہوتا ہے جو ضرورت مند لوگوں کو دیا جائے لیکن یہ دینی فوائد میں سے ہے کیوں کہ اس طرح انسان کو دوست اور بھائی مل جاتے ہیں نیز اس طرح سخاوت کی صفت حاصل ہوتی ہے اور وہ سخی لوگوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہی شخص سخاوت کی صفت سے موصوف ہوتا ہے جو لوگوں کے ساتھ احسان اور مُرُوَّت کا سلوک کرتا ہے اس عمل کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

(۳) عزت بچانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس لئے مال خرچ کرے تاکہ شعراء اور بے وقوف لوگ اس کے خلاف برا کلام استعمال نہ کریں اس طرح وہ ان کی زبانیں بند کرتا اور ان کے شر کو دور کرتا ہے اس کا فائدہ اگرچہ دنیا میں فوری حاصل ہوتا ہے لیکن اس کا دینی فائدہ بھی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

"جس مال کے ذریعہ آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے

وہ صدقہ لکھا جاتا ہے"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث: ۲۱۲۶۳)

یہ خرچ دینی کیوں نہ ہوگا جب کہ اس کے ذریعہ غیبت کرنے والے کو غیبت سے بچانا ہے نیز خود کو بھی بدلے اور انتقام کی بنا پر حدود شرع سے تجاوز کرنے سے بچانا ہے۔

(۴) جہاں تک خدمت لینے کی خاطر پیسہ خرچ کرنے کا معاملہ ہے تو آدمی اپنے اسباب کی تیاری میں جن کاموں کا محتاج ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں اگر وہ خود ہی تمام کام کرنے لگے تو وقت ہو جائے اور ذکر و فکر کے ذریعہ راہ سلوک پر چلنا مشکل ہو جائے جو کہ سالکین کے بلند مقامات ہیں۔

جس آدمی کے پاس مال نہیں ہوتا وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کا محتاج ہوتا ہے وہ غلہ خریدتا اور پیستا ہے، گھر کی صفائی خود کرتا ہے حتی کہ جس خط کی اسے ضرورت ہو وہ بھی خود لکھنا پڑھتا ہے تو جو کام دوسروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے اور اس سے تمہاری غرض پوری ہو جاتی ہے جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو تو تمہیں

نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیوں کہ علم حاصل کرنا، عمل کرنا اور ذکر وفکر میں مشغول رہنا چاہے اور یہ کام دوسروں کے ذریعہ نہیں ہو سکتے لہٰذا ان کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں مشغول ہونا نقصان کا باعث ہے۔

تیسری قسم

کسی خاص آدمی پر مال خرچ کرنے کے بجائے ایسے مصارف میں خرچ کرے جس سے عام لوگوں کو فائدہ حاصل ہو۔ جیسے مساجد، پل، سرائے اور بیماروں کے لئے ہسپتال وغیرہ بنانا، راستے میں پانی کی سبیلیں لگانا اور اس کے علاوہ اچھے مقاصد کے لئے زمین وقف کرنا یہ دائمی خیرات ہے جس کا فائدہ مرنے کے بعد بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور نیک لوگ مدتوں اس فوت شدہ کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان دعاؤں کی برکات اسے حاصل ہوتی ہیں اس سے بڑھ کر کیا بہتری ہو سکتی ہے۔ آخر میں یہ بھی سن لیں!

مال تین طرح کا ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ

بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال حالانکہ اس کا مال تو صرف تین طرح کا ہے:

مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى

(۱) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا (۲) جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور

(۳) جو صدقہ کر کے محفوظ کر لیا

وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۷۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

إِذَا اسْتُوْدِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ

"جب اللہ عزوجل کے پاس کسی چیز کو امانت کے طور پر رکھا جاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے"۔ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۴۴۳)

ان باتوں کو سمجھنے کے بعد اب ہم اپنے اصل موضوع (صدقہ) کی طرف چلتے ہیں۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے اور اپنے علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

صدقہ کا لغوی معنی

صدقہ کا لغوی معنی ہے: خیرات، صدقہ کی جمع صدقات ہے۔ (المنجد: ص ۵۶۱)

صدقہ کی تعریف

علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی نے صدقہ کی تعریف ان

الفاظ میں بیان کی:

هِيَ الْعَطِيَّةُ تَبْتَغِيْ بِهَا الْمَثُوْبَةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ

یعنی، صدقہ وہ عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب کی امید پر دیا جائے۔

(کتاب التعریفات: باب الصاد، ص ۹۴)

صدقہ کی اصطلاحی تعریف ہے:

عَطِيَّةٌ يُرَادُ بِهَا الْمَثُوْبَةُ لَا التَّكْرِمَةُ

یعنی وہ عطیہ ہے جس سے عزت افزائی کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ (کشاف اصطلاحات: ج ۲ ص ۳۴)

صدقہ کی دو اقسام

صدقہ دو قسم کا ہوتا ہے، (۱) صدقہ واجبہ (۲) نافلہ۔

(۱) صدقہ واجبہ:

وہ صدقہ ہے جس کے مصرف کے لئے مستحق (فقیر، مسکین) ہونا لازمی ہے جیسے زکوٰۃ وصدقہ فطر، نذر و کفارہ وغیرہ۔

(۲) صدقہ نافلہ:

وہ صدقاتِ نافلہ کہ عام مخلوق کے لئے ہوتے ہیں اور ان کو لینے میں کوئی ذلت نہ ہو تو وہ غنی کو لینا بھی جائز ہے جیسے، سبیل کا پانی، نیاز کی شیرینی وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰ ص ۲۶۱)

اللہ کے نزدیک نیکی اور بھلائی کیا ہے۔۔۔؟

اللہ ربّ العزت نیکی کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ترجمہ: نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر دو نیکی تو اُس کی ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ و کتاب و انبیاء پر ایمان لایا اور:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

''مال کو اُس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سائلین کو اور گردن چھڑوانے میں دیا''۔

And gives his dear wealth for love of Allah to kindred and orphans and the needy and the wayfarer and the beggars and for redeeming necks.

مزید آگے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف و مصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں''۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۱۷۷)

نیکی کے چھ طریقے

اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے گئے ہیں (۱) ایمان لانا

(۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا ایمان کی۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

صدقہ اور صلۂ رحمی

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، تاجدارِ رسالت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ، وَصِلَةٌ

''عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر دو صدقے ہیں ایک صدقہ دوسرا صلہ رحمی''۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۶۵۸)

عزت کا ثواب

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○

''بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے (دُگنے) ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے''۔

Surely, the alms giving men and alms giving women and those who gave a

goodly loan to Allah, it shall be doubled for them and for them is an Honourable reward.

(سورۂ حدید: آیت ۱۸)

صدقہ کی حسرت

رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ O

"اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا"۔

O my Lord! Why did You not grant me respite for a little time, so that I might have given alms and been among the righteous.

(سورۂ منافقون: آیت ۱۰)

محبوب چیز رب کی خاطر خرچ کرنا صدقہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نیکی اور بھلائی تک رسائی حاصل کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ O

''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی
پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے''۔

You shall never attain good unless you spend your favourite thing.

(پارہ ۴ سورۂ ال عمران، آیت ۹۲)

''حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو''۔ (تفسیر خازن، ج ۱ ص ۲۶۸)

باغ صدقہ کرنا

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بَیْرُ حَاء (نامی باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیر حاسب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور ﷺ نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں اس کو تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۴۶۱)

شکر کی بوریاں صدقہ کرنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب

ومرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔

(تفسیر مدارک التنزیل (النسفی)، ج ا ص ۱۷۰)

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر مزید دینے کا وعدہ

بندہ جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرے، چاہے وہ زکوۃ، فطرہ، صدقہ و خیرات ہو مگر نیت خالصتاً اللہ کی رضا اور خوشنودی کی ہو تو وہ اس کے بدلے مزید دینے کا وعدہ فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ O

''اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے''۔

And whatever you spend in the way of Allah, He will recompense you with more. And He is the best of the providers.

(پارہ ۲۲ سورۃ سبا، آیت ۳۹)

جو خرچ کرو گے وہ پورا دیا جائے گا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ O

''اور اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا

اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے''۔

And whatever you will spend in the path of Allah, shall be repaid to you in full and in no way you will be in loss.

(سورۂ انفال، آیت ۶۰)

ایک کے بدلے سات سو سے زائد کا وعدہ

اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اجر کو مثال کے ذریعے سمجھاتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O

''جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے''۔

The example of those who spend their wealth in the way of Allah is like that of a grain which caused to grow seven ears and in each ear one hundred grains and Allah may increase more than that for whomsoever He pleases; and Allah is

Bountiful, All-knowing.

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۱)

راہ خدا میں خرچ کرنے پر عظیم ثواب اور غم وخوف سے نجات

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ O

"جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ اذیت دیتے ہیں اُن کے لئے اُن کا ثواب اُن کے رب کے حضور ہے اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

Those who spend their wealth in the way of Allah, then after spending neither boast of favours conferred nor injure, their reward is with their Lord, and they shall have no fear, nor any grief.

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۲)

شانِ نزول

یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے لئے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے

نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے رکھ لئے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

صدقہ محتاجی کو دور کرتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

''شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے، محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے''۔

The devil dreads you of destitution and commands you of lewdness, and Allah promises you forgiveness and abundance. And Allah is All-Embracing All-Knowing.

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۶۸)

شیطان تنگدستی سے ڈراتا اور دھمکاتا ہے

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: دو چیزیں اللہ کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے ہیں۔(۱) شیطان فقر کی دھمکی دیتا ہے (۲) برائی کا حکم دیتا ہے، کہتا ہے اپنے مال کو

خرچ نہ کر اسے پاس رکھ کیونکہ تو محتاج ہے۔ اور اللہ تعالیٰ گناہوں پر بخشش کا مژدہ سناتا ہے اور رزق میں فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔ (تفسیر درمنثور، ج ا ص ۸۹۸)

صدقہ شیاطین سے چھڑوا کر نکالا جاتا ہے

حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى
يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا

''جب کوئی آدمی کسی چیز کا صدقہ دیتا ہے تو اس چیز کو
ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا کر نکالتا ہے''۔

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۲۹۶۲)

وضاحت: مذکورہ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ بندہ جس چیز کو بطور صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ستر شیاطین اُسے اپنے جبڑوں میں دبا لیتے ہیں اور صدقہ دینے سے روکتے ہیں، اگر بندہ توفیقِ الٰہی سے صدقہ دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ حدیثِ مبارک کی رُو سے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے صدقہ چھڑانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

جو جہنم سے آزادی چاہے اپنا مال صدقہ کرے

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ O الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ O

''اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا
پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو''۔

But the most pious one shall be kept far away from it, Who gives his wealth to become purified.

(پارہ ۳۰، سورۃ اللیل، آیت ۱۸،۱۷)

وضاحت: اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جو ربّ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے خاطر اپنا مال زکوٰۃ، صدقات، خیرات یا کسی بھی صورت میں راہِ خداوندی میں قربان کرے، وہ جہنم کی ہولناکیوں سے بچا لیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

صدقۂ نافلہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

"تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے"۔

They ask you what they should spend. Say: whatever wealth you spend in good, then that is for parents and near relatives and orphans and the needy and the wayfarer. And whatsoever good you do,

no doubt: Allah knows it.

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۵)

راہِ خدا میں ناقص (خراب) شئے مت دو

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ
بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ

''اور (راہِ خدا میں) خراب چیز دینے کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو''۔

And intend not to give specially vile of it, whereas if you get of it, you will not accept unless you close your eyes in it.

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۷)

رَدّی کھجوریں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دستِ اقدس میں لاٹھی لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص نے (غرباء کے لئے بطور صدقہ) رَدّی کھجوروں کا ایک خوشہ لٹکا رکھا ہے، آپ اس خوشہ کو لاٹھی سے مارنے لگے اور فرمایا:

لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْ هٰذَا،
اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے بہتر صدقہ کرتا بے
شک یہ صدقہ کرنے والا بروزِ قیامت ردی کھجوریں کھائے گا''۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۱۶۰۸)

التجاء سے پہلے صدقہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ

''اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے
پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے''۔

O believers! When you desire to say anything secretly to the Messenger, then give some alms before your submission. This is better for you and purer.

(سورۂ مجادلہ: آیت ۱۲)

صاحبِ مترجم علیہ رحمۃ نے فرمایا یہ آیت اس کی اصل ہے جو مزاراتِ
اولیاء پر صدقہ کیلئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔(تفسیرِ خزائن العرفان)

صدقہ دستِ قدرت میں

يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ

''اللہ تعالیٰ صدقات خود اپنی دست قدرت میں لیتا ہے''۔

And takes the charities in His authoritative Hand Himself

(التوبہ: آیت ۱۰۴)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

إِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ فِي يَدِ اللهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِي يَدِ السَّائِلِ

"بے شک صدقہ سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ کے دستِ قدرت میں پہنچتا ہے۔" (المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۸۵۷۱)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

جو حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرے

وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ

اور اللہ تعالیٰ صرف حلال ہی کو قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے داہنے ہاتھ میں قبول کرتا ہے

پھر صدقہ والے کے لیے اس کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۴۱۰)

راہِ خدا میں خرچ

ارشادِ باریٔ تعالیٰ ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O

''ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں''۔

And spend something out of what We have provided them.

(سورۃ القصص: آیت ۵۴)

یعنی صدقہ کرتے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان)

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مخزنِ جودوسخاوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابنِ آدم! اگر تم بچا مال خرچ کردو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے برا ہے اور بقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر ملامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے ابتدا کرو۔ (پھر فرمایا:)

وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

''اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۰۳۶)

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی اپنی ضروریات سے بچا ہوا مال خیرات کر دینا خود تیرے لئے ہی مفید ہے کہ اس سے تیرا کوئی کام نہ رُکے اور تجھے دنیا و آخرت میں عوض مل جائے گا اور اسے روکے رکھنا خود تیرے لئے ہی بُرا ہے کیونکہ وہ چیز سڑ گل یا اور طرح سے ضائع

ہوجائے گی اور تُو ثواب سے محروم ہوجائیگا، اسی لئے حکم ہے کہ نیا کپڑا پاؤ تو پرانا بیکار کپڑا خیرات کردو نیا جوتا رب تعالی دے تو پرانا جوتا جو تمہاری ضرورت سے بچا ہے کسی فقیر کو دے دو کہ تمہارے گھر کا کوڑا نکل جائے گا اور اُس کا بھلا ہوجائے گا۔

(مراۃ المناجیح: ج ۳ ص ۷۰)

جہنم میں جانے کی ایک وجہ۔۔۔مسکین کو کھانا نہ دینا

جنّتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے:

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ O قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ O وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ O وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ O وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ O

"تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے"۔

What brought you into the Hell. They said, We used not to offer prayer. And we used not to feed the needy ones. And we used to indulge in objectionable talk with those who indulge therein; And we used to belie the Day of judgement.

(پارہ ۲۹، سورۃ مدثر، آیت ۴۲ تا ۴۶)

مسکینوں کا صدقہ دینے سے منع کرنا زندیق لوگوں کا طریقہ ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، سورہ یاسین، آیت ۴۷)

لباس کے بدلے جنّتی لباس

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ

''جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنادے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شرابِ خالص سے سیراب فرمائے گا جس پر مہر لگی ہوگی''۔

(مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۹۱۳)

بھوکے جگر کی آسودگی

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے جگر کو آسودہ کرو''۔ (مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۹۴۶)

وضاحت: پانی پلا کر، کھانا کھلا کر یا کوئی بھی حاجت پوری کر کے ان کے جگر کو راحت وسکون فراہم کیا جائے کیونکہ ہر گیلے جگر والے کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر کی نوید سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:

اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِی كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ

کہ کیا چوپایوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہمارے لئے اجر ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گیلے جگر والے کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۲۹۰)

صدقہ کو قرض سے تعبیر کرنا

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ

''اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لئے اس کے دونے کر دے گا''۔

If you will lend to Allah a good loan,

He will double it for you

(سورۃ تغابن: آیت ۱۷)

یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مالِ حلال سے صدقہ دو گے، صدقہ دینے کو براہِ لطف وکرم قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اس کی جزا پائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اور ہوسکتا ہے بندہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نہیں رکھتا اس لئے اللہ بندے کی بہتری کے لئے فرمارہا ہے: تم مجھے قرضہ دے دو میں تمہاری پریشانی میں تمہارا قرضہ پورا ادا کردوں گا۔ کیونکہ قرض بھی صدقہ ہے جیسا کہ روایت میں ہے۔

ہر قرض صدقہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ

"ہر قرض صدقہ ہے۔" (شعب الایمان: رقم الحدیث ۳۵۶۳)

اللہ تعالٰی مختلف انداز میں بندوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتا ہے کبھی قرضہ کہہ کر کبھی اپنے پاس جمع کروانے کی ترغیب دلا کر جیسا کہ روایت میں ہے،

اپنے خزانے ربّ کی بارگاہ میں جمع کرو

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ربّ عزّوجل فرماتا ہے:

يَا ابْنَ آدَمَ أَفْرِغْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِي وَلَا حَرَقَ، وَلَا غَرَقَ، وَلَا سَرَقَ أُوْفِيكَهُ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ

''اے ابنِ آدم اپنے خزانہ میں سے (صدقہ کر کے) میرے پاس کچھ جمع کردے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری ہوگا۔ تجھے میں پورا دوں گا اُس وقت کہ تو اُس کا زیادہ محتاج ہوگا''۔ (الترغیب والترہیب، رقم الحدیث: ۳۰)

صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ اللہ عزوجل کے آتش غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے''۔ (سنن ترمذی، ج ۲ ص ۱۴۶)

صدقہ ذریعہ نجات ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَائِشَةُ! اِسْتَتِرِيْ مِنَ النَّارِ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ

''اے عائشہ! آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ، یہ بھوک کے لئے سیری کے برابر ہے''۔

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۵۰۰۰۶)

صدقہ ڈھال ہے

حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَاِنَّ الصَّدَقَةَ جُنَّةٌ وَّ وَسِيْلَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ

''بے شک صدقہ ڈھال ہے اور جنت کی طرف وسیلہ ہے''۔

(مرقاۃ المفاتیح، تحت رقم الحدیث:۵۵۵)

صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تُقِيْمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ

''دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے''۔

(مسند ابی یعلی، ج ۱ ص ۵۸)

صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے

اَنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ

''بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے''۔

(المعجم الکبیر، ج ۱۷ ص ۲۲، ۲۳)

صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے

اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ

''صدقہ برائی کے ستر (۷۰) دروازے بند کرتا ہے''۔

(المعجم الکبیر، ج ۴ ص ۲۷۴)

صدقہ بدن بگڑنا، سفید داغ کو روکتا ہے

اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ

''صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں''۔ (تاریخ البغداد، ج ۸ ص ۲۰۴)

بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی

بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا

''صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی''۔

(المعجم الاوسط، ج ۴ ص ۱۸۰)

صدقہ کی کثرت سے روزی، مدد، اور بگڑیوں کا سنورنا

صِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اس کی یاد اور خفیہ وظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی دیے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۵)

اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ،

وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ

''زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو مظبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دُعا و تضرع سے استعانت کرو''۔

(مراسیل ابی داؤد، رقم الحدیث ۱۰۱)

ایک درہم سو ۱۰۰ درہم سے افضل

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ

مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ

''انسان کا اپنی زندگی کے ایام میں ایک درہم صدقہ کرنا مرنے کے وقت سو ۱۰۰ درہم صدقہ کرنے سے افضل ہے''۔ (ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۸۶۸)

افضل صدقہ

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے افضل صدقہ کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا:

أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ

وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ

كَذَا إِلَّا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

"افضل صَدَقہ یہ ہے کہ تو تصَدُّق (یعنی صدقہ) کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص، خواہش مند سے دولت کی تمنا رکھتا ہو۔ اور محتاجی سے ڈرتا ہو۔ یہ نہ ہو کہ جب دم گلے میں اَٹکے اس وقت کہے کہ فُلاں کو اتنا فُلاں کو اتنا کہ اب تو فُلاں کے لیے ہو ہی چکا۔" (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۷۴۸)

صدقہ کا وسیع مفہوم

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ

آدمی کے ہر جوڑ پر روزانہ ایک صدقہ ہے

تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ

دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے

وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ

کسی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا (صدقہ ہے)

فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ

آدمی کا کسی کو اپنی سواری پر سوار کر لینا یا کسی کا سامان اپنی سواری پر لاد لینا صدقہ ہے

وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

اچھی بات کہنا صدقہ ہے

وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ

نماز کی طرف چلنے والے ہر قدم پر صدقہ ہے

وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۶۷۷)

ذکر اللہ صدقہ ہے

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ

آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے

فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ

ہر تسبیح صدقہ ہے

وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ

اور ہر حمد صدقہ ہے

وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ

اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا صدقہ ہے

وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ

اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے

وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ

اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے

وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے

وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى

اوران سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث:۱۱۸۱)

صدقہ کا فلسفہ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ

اپنے مسلمان بھائی کے روبرو تمہارا مسکرادینا صدقہ ہے

وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ

اور تمہارا اچھی بات کے لئے حکم دینا صدقہ ہے

وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

اور تمہارا بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے

وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ

اور بھول والی زمین میں تمہارا کسی کو راستہ بتادینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے

وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ

اور کسی کمزور نظر والے شخص کی مدد کر دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے

وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ

اور تمہارا کسی پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے

وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یہ بھی صدقہ ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۹۱۱)

تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ لازم ہے

حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عنِ العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

فِي الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ
اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً

"انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا لازم ہے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی استطاعت کون رکھ سکتا ہے؟" فرمایا کہ "مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کر دینا اور وہ چیز جسے تم راستے سے ہٹا دو صدقہ ہے اگر تم اس کی بھی استطاعت نہ رکھو تو چاشت کی دو رکعتیں ادا کر لیا کرو وہ تمہاری طرف سے کفایت کریں گی"۔

(مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۳۰۹۹)

ہر اچھا کام صدقہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِىْ اِنَاءِ اَخِيْكَ

”ہر احسان یعنی اچھا کام صدقہ ہے اور اچھے کام میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ ملاقات کرو اور یہ بھی ہے کہ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو“۔ (مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۹۱۰)

کپڑا صدقہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِىْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ

”جو شخص کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے گا تو جب تک ایک ٹکڑا بھی اس کپڑے کا (یعنی پیوند) اس کے بدن پر رہے گا اس وقت تک وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا“۔

(مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۹۲۰)

صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے

صدقہ اس طرح گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، رقم ۵۰۸۲)

ایصال ثواب کی اصل

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ

''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوگئیں تو کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہے''؟ ارشاد فرمایا:

اَلْمَاءُ، فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ

پانی، تو انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے (ایصالِ ثواب کے) لئے ہے (سنن ابی داود: رقم الحدیث ۱۶۸۱)

زیادہ ثواب والا صدقہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَیْسَ صَدَقَۃٌ اَعْظَمَ اَجْرًا مِّنْ مَّاءٍ

''پانی سے بڑھ کر کوئی صدقہ زیادہ ثواب والا نہیں''۔

(شعب الایمان، رقم الحدیث: ۳۳۷۸)

جو کما سکتا ہو وہ صدقہ نہ لے

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے دو شخصوں نے خبر دی کہ وہ دونوں سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے انہوں نے بھی حضور سے صدقہ مانگا تو حضور نے ہم پر نظر اُٹھائی پھر جھکائی

أَعْطَيْتُكُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ

''ہم کو تندرست و توانا دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تم کو دے دوں مگر اس میں نہ تو غنی کا حصہ ہے نہ کمائی کے لائق تندرست کا''۔ (سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث: ۱۶۳۳)

تین اعمال منقطع نہیں ہوتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

''جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین اعمال منقطع نہیں ہوتے صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے''۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۴۳۱۰)

خطبہ مبارک

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا

اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو

وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا

اور فرصت کے لمحات ختم ہونے سے پہلے نیک اعمال بجالاؤ

وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ

اور اپنے رب کا ذکر کرکے، اور پوشیدہ وظاہری طور پر خوب صدقہ کرکے اپنے رب سے تعلق کو ملاؤ

تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا

(جزاء یہ ہوگی کہ) روزی پاؤ گے، مدد الٰہی حاصل ہوجائے گی اور تمہارے احوال اچھے کردیئے جائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۱۰۸۱)

اللہ کس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ

اس ذاتِ پاک کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو بروزِ قیامت عذاب نہ دیگا جو یتیم پر رحم کھائے اور اس سے نرم گفتگو کرے اور اسکی یتیمی اور کمزوری پر رحم کھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ (مال ومتاع) کی وجہ سے اپنے ہمسائے پر نہ اترائے، اور فرمایا اے امتِ محمد! اس ذات مقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا:

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَدَقَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ رَجُلٍ، وَلَہٗ قَرَابَۃٌ مُحْتَاجُوْنَ إِلٰی صِلَتِہٖ وَیَصْرِفُھَا إِلٰی غَیْرِھِمْ

اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس شخص سے صدقہ قبول نہ فرمائے گا جس کے اہلِ قرابت محتاج رحم ہوں اور وہ غیروں کو بانٹتا پھرے۔ اس ذات اقدس کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔

لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔

(المعجم الاوسط: رقم الحدیث: ۸۸۲۸)

پوشیدہ دشمن کو صدقہ دینا افضل ہے

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِی الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

ایسے اہلِ قرابت پر صدقہ کرنا افضل ہے جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو

(صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: ۲۳۸۶)

نارِ جہنم سے چھٹکارے کا اعمال

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی،

بندے کو کونسی چیز آگ سے بچاتی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے؟ فرمایا:

أَنْ تَرْضَخَ مِمَّا رَزَقَكَ اللّٰهُ

جو کچھ اللہ عزوجل نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے تھوڑا بہت صدقہ کرنا میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر کوئی فقیر ہو کہ صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ پائے تو؟ ارشاد فرمایا نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کی، اگر کوئی نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی استطاعت بھی نہ پائے تو؟ فرمایا:

فَلْيُعِنِ الْأَخْرَقَ

کسی بے ہنر کی مدد کرے، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ اسے بھی بخوبی نہ کر سکے؟ تو فرمایا:

فَلْيُعِنْ مَظْلُوماً

کہ کسی مظلوم کی مدد کرے، میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد نہ کر سکے تو؟ فرمایا کیا تو اپنے ساتھی کے لیے کوئی بھلائی نہیں چھوڑنا چاہتا، اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچنے سے بچائے، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ اعمال کرے تو یہ اسے جنت میں داخل کردیں گے؟ فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصِيبُ خَصْلَةً مِّنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ إِلَّا أَخَذَتْ بِيَدِهِ حَتّٰى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

جو بھی مومن بندہ ان خصائل میں سے کسی خصلت کو اختیار کرلے گا وہ خصلت اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جائے گی۔

(الترغیب والترہیب: رقم الحدیث: ۳۴)

مسلمان بھائی پر ایک درہم کی فضیلت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن وجمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِينٍ بِدِرْهَمٍ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِينٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ

مجھے کسی اجنبی مسکین پر ایک درہم خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اپنے دینی بھائی کو ایک لقمہ کھلاؤں اور کسی اجنبی مسکین کو ایک سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ اپنے دینی بھائی کو ایک درہم دوں۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث: ۹۶۲۸)

ایک زمانہ ایسا آئے گا۔۔۔!

حضرت حارث بن وہب سے مروی ہے، فرماتے ہیں: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا

''صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر چلے گا تو کوئی اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا آدمی کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا آج مجھے اس کی ضرورت نہیں''۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۴۱۱)

کنجوسی اور بد خلقی

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں کنجوسی اور بد خلقی۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۱۹۶۲)

پوشیدہ صدقہ کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: سید المبلغین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا جس سے زمین ٹھہر گئی۔

فرشتے پہاڑوں کی مضبوطی سے متعجب ہوئے اور عرض کیا: الٰہی! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت و شدید کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! وہ لوہا ہے۔

انہوں عرض کیا: الٰہی! کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ مضبوط کوئی مخلوق بنائی ہے؟

فرمایا: ہاں! وہ آگ ہے۔

فرشتوں نے عرض کیا: مولیٰ! کیا آگ سے بھی زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد ہوا: وہ پانی ہے۔

فرشتے عرض گزار ہوئے: اے رب! کیا کوئی مخلوق پانی سے بھی زیادہ طاقتور پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد فرمایا: وہ ہوا ہے۔

وہ پھر عرض کرنے لگے: اے پروردگار! کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کسی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں

اِبْنَ آدَمَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهٖ فَاَخْفَاهَا مِنْ شِمَالِهٖ

وہ ابن آدم کہ جب داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے چھپائے۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۳۳۶۹)

صدقہ باقی رہنے والا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اہل بیت نے بکری ذبح کی تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے کیا بچا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا:

مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا

کندھے کے سوا کچھ نہیں بچا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا

کندھے کے سوا سب بچ گیا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو راہ خدا میں صدقہ دے دیا گیا وہ باقی اور لازوال ہو گیا اور جو اپنے کھانے کے لیے رکھا گیا وہ ہضم ہو کر فنا ہو جائے گا، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط

جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (سورۃ نحل: آیت ۹۶)

What is with you will be exhausted and what is with Allah is to remain forever.

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۴۷۰)

صدقہ کے پانچ اقوال

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ صدقہ جب اپنے مالک کے ہاتھ سے نکلتا ہے تو سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے پانچ باتیں کہتا ہے:

كُنْتُ قَلِيْلَةً فَكَثَّرْتَنِىْ

(۱) میں قلیل تھا تو نے مجھے کثیر کر دیا

وَكُنْتُ صَغِيْرَةً فَكَبَّرْتَنِىْ

(۲) میں چھوٹا تھا تو نے مجھے بڑا کر دیا

وَكُنْتُ عَدُوًّا فَاَحْبَبْتَنِىْ

(۳) میں دشمن تھا تو نے مجھے دوست بنالیا

وَكُنْتُ فَانِيًا فَاَبْقَيْتَنِىْ

(۴) میں فانی تھا تو نے مجھے باقی کر دیا

وَكُنْتُ مَحْرُوْسًا اَلْاٰنَ صِرْتُ حَارِسَكَ

(۵) پہلے تو میری حفاظت کرتا تھا اب میں تیری حفاظت کرنے والا بن گیا۔

(تفسیر حقی، ج ۲ ص ۸۲)

جمعہ کے دن دُگنا ثواب

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ الصَّدَقَةَ تُضَاعِفُ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

''بے شک جمعہ کے دن میں صدقہ کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے''۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:۵۵۵۶)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے اس قول کی وضاحت خود سرکارِ دو عالم ﷺ کے فرمانِ مبارک سے ہوتی ہے جیسا کہ روایت میں ہے۔

تُضَاعَفُ الْحَسَنَاتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

''جمعہ کے دن نیکیاں دگنی کر دی جاتی ہیں''۔

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث:۷۸۹۶)

مومن کا صدقہ اس پر سایہ فگن ہوگا

فرمانِ مصطفی ﷺ ہے:

ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ

''مومن کا دیا ہوا صدقہ بروز قیامت اس پر سایہ ہوگا''۔

(صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث:۲۴۳۲)

مسلمان صدقہ کے سائے میں ہوگا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:
حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ،
وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ

"بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے،

اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔"

(شعب الایمان، رقم الحدیث: ۳۳۴۷)

صدقہ جہنم سے حجاب ہے

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ کے بارے میں ہماری راہ نمائی فرمایئے! فرمایا:

إِنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا
يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ عزوجل

"جو اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر صدقہ کرے تو وہ (صدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔" (مجمع الزوائد، ج ۳ ص ۱۱۱)

جہنم سے بچاؤ کا طریقہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَصَدَّقُوْا، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ فِكَاكُكُمْ مِنَ النَّارِ

"صدقہ دیا کرو بے شک صدقہ تمہارے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔"

(شعب الایمان، رقم الحدیث ۳۳۵۵)

صدقہ کی برکت

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ صَدَقَةَ مُسْلِمٍ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ، وَتَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ

''بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو روکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے صدقہ دینے والے سے تکبر و فخر کو دور کر دیتا ہے۔''

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۳۱)

صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۶۷۵۷)

فقر کا دروازہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ’’صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص صدقہ دینے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ مال صدقہ سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے (یعنی صدقہ جلد قبول ہوتا ہے)‘‘ اور

وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ لَهُ عَنْهَا غِنًى إِلَّا فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابَ فَقْرٍ

’’جو شخص خود پر بلا حاجت سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے‘‘۔ (مجمع الزوائد، ج ۳ ص ۱۱۰)

افضل صدقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

’’یارسول اللہ کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا غریب کی مشقت کی کمائی کا ہے اور (صدقہ دینے میں) ان سے شروع کرو جن کی پرورش کرتے ہو‘‘۔

(سنن ابی داود، رقم الحدیث: ۱۶۷۷)

اعمال صالحہ کا فخر

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ اعمال صالحہ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں:

فَتَقُولُ الصَّدَقَةُ أَنَا أَفْضَلُكُمْ

صدقہ کہتا ہے کہ میں تم سب سے افضل ہوں۔ (صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: ۲۴۳۳)

صدقہ کا عظیم الشان اجر

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

صدقہ اگر چہ ستر ہزار ہاتھوں میں سے گزرے تو بھی

كَانَ اَجْرُ اٰخِرِهِمْ مِثْلَ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ

آخری شخص کا اجر پہلے صدقہ کرنے والے کی طرح ہوگا۔

(جمع الجوامع، رقم الحدیث: ۷۴۷)

صدقات کی پرورش

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ لَيُرَبِّيْ لِاَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری (صدقہ شدہ) کھجور اور لقمہ کی اس طرح پرورش فرماتا ہے جیسا کہ تم میں کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ وہ کھجور یا لقمہ طعام (یعنی اس کا اجر وثواب) اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے''۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ۵۳۰۹)

صدقہ دے کر واپس نہ لو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے کسی کو اللہ کی راہ میں گھوڑا دیا، جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اسے برباد کر دیا، میں نے چاہا کہ گھوڑا خرید لوں میرا خیال تھا کہ سستا بیچ دے گا، میں نے سید المبلغین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا:

لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

''اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ تمہیں ایک درہم میں دے دے کیونکہ اپنے صدقے میں رجوع کرنے والا اس کتے کی طرح ہوتا ہے جو قے کرکے چاٹ لے''۔ (مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث ۱۹۵۴)

صدقہ کے ذریعے تین لوگوں کا جنت میں داخلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے یا کھجور کے دانے یا اسی کی مثل مسکین کو فائدہ پہنچانے والی چیز کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا،

اَلْاٰمِرَ بِهٖ، وَالزَّوْجَةَ الْمُصْلِحَةَ لَهٗ،

وَالْخَادِمَ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الْمِسْكِيْنَ

ایک وہ شخص جو صدقہ کا حکم دے، دوسرے وہ بیوی جس نے اس لقمہ کو تیار کیا اور

تیسرے وہ خادم جس نے یہ صدقہ مسکین تک پہنچایا،

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَنْسَ خَدَمَنَا

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہمارے خادموں کو بھی محروم نہیں کرتا۔

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۶۶۶۴)

صدقہ کی مثال

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اُس فرمان کا ذکر فرمایا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں بے شک اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کرلیا، پھر اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور اُسے گردن مارنے کے لئے آگے کیا تو اس نے کہا: میں تمہیں اپنا قلیل وکثیر سب فدیہ کے طور پر دیتا ہوں (کہ تم مجھے چھوڑ دو) اور اس طرح اس نے فدیہ دے کر خود کو ان سے چھڑا لیا۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۸۶۳)

روزانہ ۳۶۰ مسکینوں کو صدقہ

حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ جب تک تین سو ساٹھ مسکینوں کو صدقہ نہ دے دیتے اس وقت تک کلام نہ کرتے۔

حضرت لیث بن سعد پر زکوٰۃ کبھی واجب نہیں ہوئی حالانکہ ان کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دینار تھی۔ (احیاء العلوم الدین، ج ۳ ص ۳۴۲)

صدقہ کی وجہ سے جان بچ گئی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک دھوبی تھا جو لوگوں کے کپڑے آپس میں تبدیل کر دیتا، لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کے متعلق بتایا تو آپ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! عزوجل اسے ہلاک فرما دے، ایک روز وہ دھوبی اپنے معمول کے مطابق نکلا، اس کے پاس تین روٹیاں تھیں ایک سائل آیا تو اس نے ایک روٹی اُسے دے دی، سائل نے دعا دی: اللہ تعالیٰ تجھ سے آفاتِ سماویہ کا شر دور فرمائے، دھوبی نے اس دعا سے متاثر ہو کر اسے ایک اور روٹی دے دی، اس پر سائل نے دعا دی: اللہ تعالیٰ تجھے جملہ آفتوں سے محفوظ رکھے تو اُس نے تیسری روٹی بھی دے دی، اس پر دعا دی: اللہ عزوجل تجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی دوران ایک بہت بڑا سانپ اس کے کپڑوں کی گٹھڑی میں داخل ہو چکا تھا۔ جب دھوبی نے کپڑے لینے کا ارادہ کیا تو اس سانپ نے اسے ڈسنا چاہا، ایک فرشتے نے اسی لمحے اس سانپ کو لوہے کی لگام ڈال دی اور دھوبی سلامتی کے ساتھ واپس آ گیا۔

لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: یا روح اللہ! وہ دھوبی تو صحیح سلامت واپس آ گیا! آپ علیہ السلام نے اسے بلایا اور فرمایا: تو نے کونسی بھلائی کی ہے؟ تو اُس نے عرض کی: میں نے تین روٹیاں صدقہ کی ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس سانپ سے پوچھا: تو نے اسے قتل کیوں نہ کیا؟ سانپ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مجھے اسے ہلاک کرنے کے لیے بھیجا مگر جب اس دھوبی نے سائل کو صدقہ دیا تو ایک فرشتے نے آ کر مجھے لوہے کی لگام ڈال دی۔ لوگ اس بات سے بہت متعجب ہوئے اور دھوبی نے توبہ کر لی۔

(نزہۃ المجالس: ج ۲ ص ۸)

محتاج وفقیر کون؟

نبی کریم رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ محتاج وفقیر کون ہوتا ہے؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: وہ شخص جس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّعْلُوْكَ كُلَّ الصَّعْلُوْكِ اَلرَّجُلُ لَهُ الْمَالُ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْهُ شَيْئًا

''حقیقت میں محتاج وہ شخص ہے جس کے پاس مال ودولت تو ہو لیکن اس مال سے اس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو'' (صدقہ وخیرات نہ کیا ہو)

(شعب الایمان، رقم الحدیث ۱: ۳۳۴۱)

آج وقت ہے، موقع ہے، حیثیت ہے، تو پھر ہم کیوں اُخروی سعادتوں سے محروم رہیں۔ یہ صدقہ کا مختصر بیان تھا جو مذکور ہوا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو توشۂ آخرت جمع کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور اِس کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین)

اختتام کتاب: بروز بدھ، ۴ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ، مورخہ بمطابق ۳۰ نومبر ۲۰۱۱ء۔